بسم اللہ الرحمن الرحیم

مسئلہ

رفعِ سبابہ

(یعنی حالتِ تشہد میں شہادت کی اُنگلی سے اشارہ کرنا)

ترتیب

عبدالرؤف ہانجی السّلفی

ناشر

ادارہ دارالسلفیہ خیرپورہ، آرونی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

1

دلائل

(۱) سیدنا وائل بن حُجر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ میں نے اپنے دل میں کہا کہ میں ضرور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کو غور سے دیکھوں گا کہ آپ کیسے نماز پڑھتے ہیں؟۔۔۔۔۔ چنانچہ میں نے (توجہ سے) آپ کی طرف دیکھا۔۔۔۔۔۔

ثُمَّ قَبَضَ اثْنَتَیْنِ مِنْ اَصَابِعِهٖ وَ حَلَّقَ حَلْقَةً ثُمَّ رَفَعَ اِصْبَعَهٗ فَرَاَیْتُهٗ یُحَرِّكُهَا یَدْعُوْ بِهَا

(یعنی پھر ہاتھ کی دو انگلیاں بند کی اور [درمیانی انگلی اور انگوٹھے سے] حلقہ بنایا۔ اپنی [تشہد کی] انگلی کو اٹھایا، چنانچہ میں نے دیکھا، آپ اسے حرکت دیتے تھے اس کے ساتھ دعا کرتے تھے) **[سنن نسائی، کتاب الافتتاح، حدیث نمبر: ۸۹۰/سنن ابن ماجہ، ابواب الصلوٰت والسنة فیھا، حدیث: نمبر ۹۱۲]**

علامہ شمس الحق عظیم آبادی [المتوفی ۱۳۲۹ھ] رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

وَفِیْهِ تَحْرِیْكُهَا دَائِمًا، اِذِ الدُّعَاءُ بَعْدَ التَّشَهُّدِ

(یعنی اس حدیث سے پورے تشہد میں انگلی کو حرکت دینا ثابت ہوتا ہے اسلئے کہ دعا تشہد کے بعد [سلام تک] ہوتی ہے۔) **[عون المعبود، کتاب الصلاۃ، جلد۳ صفحہ ۱۹۶، تحت حدیث نمبر: ۹۸۵]**

مشارح سنن نسائی فضیلۃ الشیخ محمد امین حفظہ اللہ لکھتے ہیں: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ دوران تشہد میں سلام تک انگلی کو حرکت دینا مسنون ہے۔ [یُحَرِّکُ] فعل مضارع ہے جو یہاں استمرار کا فائدہ دے رہا ہے کیونکہ [یَدْعُوْبِهَا] اس سے حال ہے، یعنی نبیٔ اکرم انگلی کو حرکت دے رہے تھے، دراں حالیکہ آپ اس کے ساتھ دعا کرتے تھے۔ **[شرح سنن نسائی اردو، ج ۲ ص ۴۴۰، مکتبہ دار السلام ریاض]**

(۲) سیدنا عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ:

وَوَضَعَ یَدَهُ الْیُمْنٰی عَلٰی فَخِذِهِ الْیُمْنٰی وَاَشَارَ بِاِصْبَعِهٖ

(یعنی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنا داہنا ہاتھ داہنی ران پر رکھتے اور انگلی سے اشارہ کرتے)

[صحیح مسلم، کتاب المساجد، حدیث نمبر ۱۳۰۷ (ترقیم)]
1
یہی حدیث سنن ابی داؤد، کتاب الصلوۃ، حدیث نمبر ۹۸۸ میں ان الفاظ سے مروی ہے:

وَاَرَانَاعَبْدُالْوَاحِدِوَ اَشَارَ بِالسَّبَّابَۃِ

(یعنی اور راویٔ حدیث عبدالواحد رحمہ اللہ نے ہمیں دکھایا اور انگشتِ شہادت سے اشارہ کیا۔)

یہی روایت سیدنا نُمَیر الخُزَاعِیْ رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے۔ دیکھئے سنن نسائی، کتاب السھو، حدیث نمبر: ۱۲۷۲

(۳) سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز میں بیٹھتے تو دونوں ہاتھ گھٹنوں پر رکھتے اور داہنے ہاتھ کے کلمہ کی انگلی کو اُٹھاتے اس سے دعا کرتے۔۔۔الخ

[صحیح مسلم، کتاب المساجد، حدیث نمبر: ۱۳۰۹ (ترقیم)/سنن ابن ماجہ، ابواب الصلوات والسنۃ فیھا، حدیث نمبر: ۹۱۳]

(۴) مولوی رشید احمد گنگوہی دیوبندی سلام تک انگلی سے اشارہ کرنے کے قائل تھے۔ کہتے ہے:

"ترمذی کی کتاب الدعوات میں حدیث ہے کہ آپ نے تشہد کے بعد فلاں دعا پڑھی اور اس میں سبابہ [شہادت کی انگلی] سے اشارہ فرمارہے تھے، اور ظاہر ہے کہ دعا قریب سلام کے پڑھی جاتی ہے پس ثابت ہوگیا کہ اخیر تک اس کا باقی رکھنا حدیث میں منقول ہے۔" [تذکرۃ الرشید، ج ۱ ص ۱۶۴، باب تفقّہ اور افتاء۔ مکتبہ دار الکتاب دیوبند]

(۵) امام نافع [تابعی] رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں، جب عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ [تشہد کے لئے] نماز میں بیٹھتے تو وہ اپنے ہاتھ اپنے گھٹنوں پر رکھ لیتے، انگلی سے اشارہ کرتے اور اپنی نظر [اشارے یا انگلی] پر رکھتے، پھر انہوں نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لَھِیَ اَشَدُّعَلَی الشَّیْطَانِ مِنَ الْحَدِیْدِیَعْنِیْ السَّبَّابَۃَ

(یعنی اُنگشت شہادت کا یہ اشارہ شیطان کے لئے لوہے [کی چوٹ اور اس کی دھار دار چھری ورتلوار] سے زیادہ تکلیف دہ ہوتا ہے) [مسند احمد، حدیث نمبر: ۶۰۰۰ مترجَم ج۳ ص ۳۷۷/مشکوٰۃ، کتاب الصلوٰۃ، حدیث نمبر: ۹۱۷ وسندہ حسن]

بعض لوگوں کا یہ کہنا کہ شیطان پر اتنے حملے کرنے کی بجائے اگر نشانہ تان کر ایک ہی وار کیا جائے

تو وہ کارگر ہوسکتا ہے، اس لئے بار بار کرنے کی کوئی ضرورت نہیں !! عرض ہے کہ ایسا کہنے والے شیطان کے دوست ہیں جو سنتوں کو مٹانے پر تُلے ہوئے ہیں۔ ان کے ہاں تو نماز کی بھی کوئی وُقعت نہیں۔ اللہ انہیں ہدایت دے۔

(۶) تشہد میں اشارہ کے وقت، شہادت کی انگلی کو تھوڑ ا سا خم دینا سنت ہے۔ [سنن ابی داؤد، حدیث نمبر: ۹۹۱ وسندہ حسن / صحیح ابن خزیمہ، حدیث نمبر: ۷۱۶]

(۷) اَشْھَدُ اَنْ لاَ اِلٰہ پر انگلی اُٹھانا اور اِلاَّ اللّٰہ پر جھُکانا کسی صحیح حدیث تو کیا ضعیف حدیث سے بھی ثابت نہیں ہے۔ !!!! اگر کسی صاحب کے پاس ایسی کوئی روایت ہوگی تو ہمیں اُس کی خبر دیں۔ ہم علانیہ رجوع کریں گے، ورنہ اگر کوئی روایت نہ ملے تو ہم انہیں سنتِ صحیحہ پر عمل پیرا ہونے کی دعوت دیتے ہیں۔

(۸) حرکت نہ دینے والی روایت کا حال:

سنن ابی داؤد [رقم: ۹۸۹] میں ہے: سیدنا عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے ذکر کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب دعا کرتے تو انگلی سے اشارہ کرتے اور اسے حرکت نہ دیتے تھے۔

یہ روایت ضعیف ہے۔ اس کی سند میں محمد بن عَجلان مدلّس راوی ہے اور وہ عَنْ سے روایت کرتا ہے۔ [دیکھئے: تقریب التھذیب، ت ۶۱۳۶ ص ۵۵۳، مکتبہ بیت الافکار الدولیۃ بیروت، ط ۲۰۰۰ء]

اصولِ حدیث کا متفقہ قاعدہ ہے کہ اگر صحیحین (بخاری و مسلم) کے علاوہ کسی روایت میں کوئی مدلس راوی عَنْ سے روایت کرے اور سماع کی تصریح نہ کرے تو اس کی روایت ضعیف ہوتی ہے۔

[دیکھئے: مقدمہ ابن الصلاح ص ۶۰، فتاویٰ رضویہ ج ۵ ص ۲۴۵۔ وغیرھا]

(۹) خلاصۂ کلام: اس بحث کا خلاصہ یہ ہے کہ تشہد میں بایاں ہاتھ بائیں گھٹنے پر اور دایاں ہاتھ بند کر کے دائیں ران پر رکھا جائے۔ ان احادیث میں بند کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ کنارے کی دو انگلیاں بند کرے۔ درمیانی انگلی اور انگوٹھے کا حلقہ بنا کر تشہد کی انگلی کو تھوڑا خم دے کر کھلا چھوڑ دے اور مسلسل حرکت دے جس طرح کسی چیز کی طرف اشارہ کیا جاتا ہے۔

(۱۰) تنبیہ بلیغ:۔ بریلویوں، دیوبندیوں اور حنفیوں کے ہاں اُنگلی اٹھانے کا طریقہ رائج ہے وہ بسندِ صحیح امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ سے ثابت نہیں، کسی کو اس خوش فہمی میں نہ رہنا چاہئے، اگر کسی صاحب کے

پاس ایسی کوئی سند ہو جو اس مسئلے کو امام صاحب سے ثابت کرے تو ہمیں باخبر کر کے منہ مانگا انعام حاصل کرے، لیکن شرط ہے کہ سند صحیح ہو۔[1]



ایک گذارش

بَعْضُ النَّاس سے جب کسی مسئلے میں سند مانگتے ہیں تو وہ گالیوں پر اُتر آتے ہیں۔ مثلاً کہتے ہیں کہ تو اپنے باپ کا ہے کیا تمہارے پاس اس کی سند ہے؟!!! یہ سراسر شرافت کے خلاف ہے۔ بلکہ فرار کیا بہانہ ہے۔ گذارش ہے کہ اس معاملے میں ناراض ہونے کی کوئی ضرورت نہیں ہے کیونکہ سند طلب کرنا کوئی نیا طریقہ نہیں بلکہ پہلے سے ہی چلا آرہا ہے۔ مثلاً:

☆ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: **قُتِلَ الْخَرّاصُوْنَ [سورۂ ذاریات، آیت ۱۰]**

(ہلاک ہو گئے بے سند باتیں کہنے والے)

☆ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: **کَفٰی بِالْمَرْءِ کَذِباً اَنْ یُّحَدِّثَ بِکُلِّ مَاسَمِعَ [مقدمہ صحیح مسلم]**

(آدمی کے جھوٹا ہونے کے لئے یہی کافی ہے کہ وہ ہر سنی سنائی بات [بغیر تحقیق] کہہ دے)

☆ امام محمد بن سیرین تابعی رحمہ اللہ [ف ۱۱۰ھ] فرماتے ہیں: **اِنَّ ھٰذَا الْحَدِیْث دِیْنٌ، فَانْظُرُوْا عَمَّنْ تَأْخُذُوْہُ [الجرح و التعدیل لابن ابی حاتم: ج ۲ ص ۱۵ و سندہ صحیح]**

(بلا شبہ یہ حدیث دین ہے، لہٰذا تم دیکھو کہ کس سے دین لے رہے ہو)

امام عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ [ف ۱۸۱ھ] فرماتے ہیں: **اَلْاِسْنَادُ مِنَ الدِّیْنِ، وَلَوْ لَا الْاِسْنَادُ لَقَالَ مَنْ شَآءَ مَاشَآءَ [مقدمہ صحیح مسلم، و سندہ صحیح]**

(سند دین ہے، اگر سند نہ ہوتی تو ہر کہنے والا، جو اس کے جی میں آتا، کہہ دیتا)

تو عرض ہے کہ اس میں غصہ نہ ہونا چاہئے اور حق کی طرف رجوع کرنا چاہئے۔ اللہ ہمیں حق کے سامنے جھکنے کی ہمت عطا فرمائے۔ آمین۔



ناشر: ادارہ دارالسّلفیہ خیر پورہ کی پُرخلوص اپیل

ادارہ دارالسّلفیہ خیر پورہ ایک عظیم الشان علمی مشن لے کر اُٹھا ہے۔اختلافات اور تقلیدی جمہود کے شور شرابے سے بالاتر، دین کے اہم مسائل عام فہم میں لوگوں تک پہنچانا ہمارا مقصدِ اوّل ہے۔لیکن جیسا کہ آپ جانتے ہیں کہ سرمایہ دعوت میں ریڑھ کی ہڈی کی مانند ہے۔ہم آپ سے اس مشن میں مالی امداد کی امید رکھتے ہیں۔تا کہ یہ پیڑ بہت جلد ایک شجرِ درخشاں بن کر ابھرے۔زکوٰۃ وصدقات میں ہمیں یاد رکھیں۔

Idarah Dar-us-Salafia account No.:SB0701040100001428

Masjid Shaikh ibn-e-Baaz Account No. SB0701040100001427

J&K Bank Branch Arwani

عبدالرؤف ہانجی السّلفی

ادارۂ دارالسّلفیہ خیر پورہ، آرونی

8803045299 watsapp

